Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۶ / ۳۱	۱۱ جمادی الثانی ۱۳۹۷ھ ۔ ۳۱ ہجرت ۱۳۵۶ہش ۔ ۳۱ مئی ۱۹۷۷ء	نمبر ۱۱۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۰ ہجرت ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے عام طور پر اچھی ہے البتہ معدہ میں سوزش ابھی چل رہی ہے۔

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

برادرم مکرم ابراہیم بن یعقوب صاحب (آف غانا مغربی افریقہ) متعلم درجہ خامسہ جامعہ احمدیہ ربوہ کا ۲۱ مئی بروز ہفتہ سرگودہا کے سول ہسپتال میں اپنڈکس کا اپریشن ہوا۔ الحمد للہ کہ اپریشن کامیاب رہا۔ احبابِ جماعت سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نصیر احمد قمر متعلم درجہ خامسہ جامعہ احمدیہ)

سلیمان جمال احمد صاحب ابن حضرت حافظ جمال احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا ماریشس میں اپنڈکس کا اپریشن ہوا ہے۔ اپریشن میں پیچیدگی کے باعث زخم مندمل ہونے میں دیر ہو رہی ہے جس کی وجہ سے انہیں بہت تکلیف ہے۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(وکالت تبشیر ربوہ)

ضروری اطلاع

مورخہ ۳۰/۵/۷۷ سے تا اطلاع ثانی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات نہیں ہو گی۔ اگر کسی جماعت کو یا انفرادی طور پر کسی دوست کو ملاقات کے لئے دفتر کی طرف سے مورخہ ۵/۶/۷۷ کا یا اس کے بعد کی کسی تاریخ کا وقت دیا گیا ہو تو وہ بھی اسے نوٹ فرمالیں۔

پرائیویٹ سیکرٹری

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نہایت ممتاز بزرگ، جیّد اور متبحر عالم اور اسلام کے نامور مبلغ و مجاہد

خالدِ احمدیت حضرت مولانا ابو العطاء صاحب انتقال فرما گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ۳۰ ہجرت ۱۳۵۶ ہش (۳۰ مئی ۱۹۷۷ء) دلی حزن و ملال اور نہایت غم و اندوہ کے ساتھ یہ المناک اطلاع ہم احبابِ جماعت تک پہنچاتے ہیں کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نہایت ممتاز خادم اور بزرگ۔ اسلام کے نامور مبلغ و مجاہد اور دینی علوم کے جیّد اور متبحر عالم خالدِ احمدیت حضرت مولانا ابو العطاء صاحب ۲۹، ۳۰ مئی کی درمیانی شب کو ایک بجے ۷۳ سال کی عمر میں وفات پا کر محبوبِ حقیقی سے جاملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ نمازِ جنازہ آج مورخہ ۳۰ مئی کو بعد نمازِ مغرب مسجد مبارک سے ملحق مشرقی احاطہ میں ادا کی جائے گی۔ جنازہ حضرت مولوی صاحب کے مکان واقع محلہ دار الرحمت وسطی سے ساڑھے چھ بجے اُٹھایا جائے گا۔

حضرت مولانا ابو العطاء صاحب یوں تو گذشتہ چند ماہ سے کھانسی اور بخار کی وجہ سے متواتر بیمار چلے آتے تھے لیکن چند دنوں سے کچھ افاقہ محسوس فرماتے تھے چنانچہ ہفتہ کے روز صبح کو حسبِ معمول سیر کے لئے بھی تشریف لے گئے اور پھر دفتر جاکر بھی اہم امور سر انجام دئے۔ اسی دن رات کو طبیعت پھر زیادہ ناساز ہو گئی اتوار کو اچانک کئی بار خون کی قے آئی جس کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئے۔ ہر ممکن علاج کیا گیا لیکن طبیعت نہ سنبھل سکی اور بالآخر ایک بجے شب خدمتِ دین کے لئے نہایت فعال اور سرگرم زندگی گذارنے اور آخری لمحات تک اہم دینی خدمات سر انجام دینے کے بعد داعیٔ اجل کو لبیک کہہ کر مولائے حقیقی سے جاملے۔

حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ کی پوری زندگی خدمتِ اسلام اور خدمتِ دین میں بسر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو گراں بہا اور نہایت قابلِ قدر دینی خدمات کرنے اور یوں آنیوالی نسلوں کے لئے خدمت و فدائیت کی نہایت درخشندہ مثال قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ جیّد اور متبحر عالمِ دین ہونے کے علاوہ نہایت قادر الکلام اور فصیح البیان مقرر اور سلسلہ احمدیہ کے نامور صحافی بھی تھے۔ اندرونِ ملک شاندار تبلیغی خدمات کرنے کے علاوہ آپ کو بلادِ عربیہ میں بھی بطور مبلغِ اسلام خدمت کی توفیق ملی پھر لمبے عرصہ تک صدر مجلس کارپرداز اور ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) کے عہدوں پر بھی فائز رہ کر اہم خدمات سر انجام دیں۔ اس لحاظ سے بھی آپ کا نمونہ جماعت کی آئندہ نسلوں کے لئے قابلِ قدر و قابلِ تقلید ہے کہ آپ نے اپنے بچوں کو بھی اعلیٰ تربیت کرنے اور اعلیٰ دنیوی تعلیم دلا کر خدمتِ دین کے لئے وقف کیا چنانچہ آپ کے ایک صاحبزادے مکرم عطاء المجیب صاحب راشد ایم۔ اے اس وقت جاپان میں اور دوسرے بیٹے مکرم عطاء الکریم صاحب شاہد لائبیریا میں مبلغِ اسلام کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ تیسرے بیٹے مکرم عطاء الرحیم صاحب حامد سیرالیون میں سلسلہ کے ایک تعلیمی ادارے میں اہم خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ آپ کے ایک داماد مکرم منصور احمد صاحب عمر بہاولپور میں مربی سلسلہ کے طور پر متعین ہیں ـــــ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں بلند سے بلند تر درجات عطا فرمائے اور آپ کی روح پر انوار و برکات کی بارش نازل فرمائے۔ آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ آپ کے صاحبزادوں صاحبزادیوں اور دیگر جملہ لواحقین کو اور جماعت کو صبرِ جمیل کے ساتھ اس عظیم جماعتی صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق دے اور آپ کی المناک رحلت سے جماعت میں بظاہر جو خلاء نظر آتا ہے اسے خود اپنے فضل و کرم سے پُر فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۳۰ ہجرت ۱۳۵۶ ہش
۳۰ مئی ۱۹۷۷ء

پاک زندگی حاصل کرنے کا طریقِ مستقیم

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس امر کا بطور خاص ذکر کیا ہے کہ انسانوں کو اس دنیا کی زینتوں یعنی عورتوں اور بیٹوں اور سونے اور چاندی کے محفوظ خزانوں اور خوبصورت گھوڑوں اور مویشیوں اور لہلہاتی ہوئی کھیتیوں کی محبت اچھی شکل میں دکھائی گئی ہے۔ ان کے دلوں میں ان چیزوں کے حصول کی خواہش پائی جاتی ہے لیکن اس سے بدرجہا بہتر اخروی زندگی کی وہ نعمتیں ہیں جو تقویٰ اختیار کرنے والوں کے لئے مقدر کی گئی ہیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے تقویٰ اختیار کرنے والوں کی بعض صفات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

"اَلَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ اَلصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْمُنْفِقِیْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ۔"

(آلِ عمران آیات ۱۷، ۱۸)

ترجمہ: (اخروی جہان کی نعمتیں ان لوگوں کے لئے مقدر ہیں) جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم یقیناً ایمان لے آئے ہیں اس لئے تو ہمارے (تمام پچھلے) قصور ہمیں معاف کر دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے (اور پھر یہ نعمتیں ان لوگوں کے لئے مقدر ہیں) جو صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے اور فرمانبردار اور (خدا کے لئے اپنے اموال) خرچ کرنے والے اور راتوں کے آخری حصوں (میں اٹھ کر بشری کمزوری کے ماتحت آئندہ سرزد ہونے والے قصوروں کے امکان کے بارہ میں) استغفار کرنے والے ہیں۔

ان آیات میں دو قسم کے متقیوں کا ذکر کیا گیا ہے ایک تو وہ ابتدائی مومن ہیں جو ایمان لانے کے بعد اپنے تمام سابقہ قصوروں کی اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے رہتے ہیں۔ دوسرے وہ مومن ہیں جو ایمان لانے اور اپنے سابقہ قصوروں اور کوتاہیوں کی مغفرت طلب کرنے کے بعد نیکیاں بجا لانے میں مداومت اختیار کر لیتے ہیں۔ حتیٰ کہ صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنا، سچ بولنا اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اختیار کرنا اور اپنے اموال کو اس کی راہ میں خرچ کرنا ان کی فطرت میں داخل ہو جاتا ہے اور وہ صحیح معنوں میں پاک صاف سیدھے اور کھرے بن جاتے ہیں۔ ہر چند کہ وہ ہر قسم کی برائیوں سے مبرّا ہوتے ہیں پھر بھی ان کے متعلق فرمایا کہ وہ بشری کمزوری کے ماتحت آئندہ کسی کمزوری یا قصور کے سرزد ہونے کے امکان سے لرزاں و ترساں رہتے ہیں اور ان کی حالت یہ ہوتی ہے کہ وہ راتوں کے آخری حصوں میں نیند سے بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور استغفار کرتے رہتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ استغفار کرنا مومنوں کی ایک بنیادی صفت ہوتی ہے۔ ایمان لانے کے بعد اول تو وہ اپنے سابقہ قصوروں، کوتاہیوں اور لغزشوں کے بارہ میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنے میں لگے رہتے ہیں اور بعد ازاں جب وہ صحیح معنوں میں پرہیزگار اور سابق بالخیرات بن جاتے ہیں تو بھی وہ استغفار کرنے سے غافل نہیں ہوتے بلکہ اس بارہ میں ان کے شغف کا یہ عالم ہوتا ہے کہ وہ راتوں کے آخری حصوں میں اٹھ اٹھ کر استغفار کرتے رہتے ہیں۔ اس حالت میں بھی جبکہ وہ گناہوں سے مجتنب رہتے ہوئے نیکیاں بجا لانے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جا رہے ہوتے ہیں ان کا پوری فکرمندی اور خاص تعہد کے ساتھ استغفار کرنا خالی از علّت نہیں ہوتا۔ وہ جانتے ہیں کہ انسان خطا و نسیان کا پتلا ہے اور جملہ دیگر مخلوقات کے مقابلہ میں زبردست طاقتوں استعدادوں اور صلاحیتوں کا حامل ہونے کے باوجود وہ کمزور پیدا کیا گیا ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے خود فرمایا ہے۔ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا (النساء آیت ۲۹) اس لئے وہ بشری کمزوری کے ازالے اور اس کے زیر اثر کسی قصور کے سرزد ہونے یا نیکیاں بجا لانے میں کمی رہ جانے کے امکان سے ہر وقت لرزتے رہتے ہیں اور استغفار کرنے سے کسی حال میں بھی غافل نہیں ہوتے۔ بلکہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر بھی استغفار کرنا ان کا معمول بن جاتا ہے۔

اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود قرآن مجید کی رو سے استغفار کی دو اقسام بیان فرمائی ہیں۔ ایک وہ استغفار جو عام مومن کرتے ہیں جنہیں ابھی نفس مطمئنہ حاصل نہیں ہوا ہوتا اور ایک وہ استغفار جو نفس مطمئنہ کا درجہ حاصل کرنے والے اہل اللہ کرتے ہیں۔ دونوں کے استغفار کرنے میں بظاہر یکسانیت پائی جاتی ہے لیکن ہر دو کے استغفار میں ایک نمایاں اور بیّن فرق ہوتا ہے۔ اس فرق پر روشنی ڈالتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اور استغفار جس کے ساتھ ایمان کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں۔ قرآن شریف میں دو معنے پر آیا ہے۔

ایک تو یہ کہ اپنے دل کو خدا کی محبت میں مستحکم کر کے گناہوں کے ظہور کو جو علیحدگی کی حالت میں جوش مارتے ہیں خدا تعالیٰ کے تعلق کے ساتھ روکنا اور خدا میں پیوست ہو کر اس سے مدد چاہنا۔ یہ استغفار تو مقربوں کا ہے۔ جو ایک طرفۃ العین خدا سے علیحدہ ہونا اپنی تباہی کا موجب جانتے ہیں اس لئے استغفار کرتے ہیں تا خدا اپنی محبت میں تھامے رکھے اور

دوسری قسم استغفار کی یہ ہے کہ گناہ سے نکل کر خدا کی طرف بھاگنا اور کوشش کرنا کہ جیسے درخت زمین میں لگ جاتا ہے ایسا ہی دل خدا کی محبت کا اسیر ہو جائے تا پاک نشوونما پا کر گناہ کی خشکی اور زوال سے بچ جائے۔

اور ان دونوں صورتوں کا نام استغفار رکھا گیا کیونکہ غفر جس سے استغفار نکلا ہے ڈھانکنے اور دبانے کو کہتے ہیں گویا یہ کہ استغفار سے یہ مطلب ہے کہ

(باقی ص۵ پر)

عندلیبِ گلستاں

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدھا کی وفات کی خبر سن کر

حرمتِ اقدارِ دیں کی پاسباں کو لے گیا
شوکتِ دینِ متیں کی نغمہ خواں کو لے گیا

کس کے جانے سے پرانے زخم تازہ ہو گئے
کون تسکین و قرارِ قلب و جاں کو لے گیا

جس کی باتوں میں مہک تھی مہدیٔ موعودؑ کی
مظہرِ دلداریٔ "نصرت جہاںؓ" کو لے گیا

شعر جس کے زیست کی وجد آفریں تفسیر تھے
خُلقِ احمدؐ کی مجسم ترجماں کو لے گیا

جس کا دل انسانیت کے درد سے لبریز تھا
عظمتِ انسانیت کی رازداں کو لے گیا

پونچھتی تھی اپنے دامن سے جو مظلوموں کے اشک
حامیٔ بے چارگان و بے کساں کو لے گیا

دردِ ملّت کی اسے دینے جزائے بے حساب
حق تعالیٰ عندلیبِ گلستاں کو لے گیا

"روح کو آواز دے کر لے گئی روحِ ارم
درد کا سیلاب جسمِ ناتواں کو لے گیا"

ثاقب زیروی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا عظیم مقصد

(مکرم فضل احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ - ربوہ)

(۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ اعلان کہ اسلام ہی صرف زندہ مذہب ہے صرف دعویٰ نہ تھا بلکہ آپ نے اپنے تجربہ سے یہ ثابت فرمایا کہ واقعی اسلام زندہ مذہب ہے اور اسلام کی زندگی کا ثبوت آپ نے یہ پیش فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے آپ پر وحی و الہام کا دروازہ کھولا ہے اور کسی اور مذہب کے پیرو کو یہ انعام نہیں مل سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل ایک مذہب ایسا تھا جو اسلام کے لئے بہت بڑے فتنے کا موجب تھا۔ یہ عیسائیت تھی۔ سب سے زیادہ مقابلہ اسلام کو اس مذہب سے کرنا پڑا عیسائیوں نے یہ اعلان کیا کہ وہ ہندوستان کی اس سرزمین سے مسلمانوں کا نام و نشان تک مٹا دیں گے جس پر مسلمان ایک ہزار سال سے زائد عرصہ تک قابض رہے تھے اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ (نعوذ باللہ) وہ خانہ کعبہ پر خداوند یسوع مسیح کا جھنڈا لہرائیں گے۔ ظاہری حالات بالکل ایسے تھے کہ عیسائیت کا یہ دعویٰ عقلی طور پر درست مان لیا جائے کیونکہ عیسائیت کے دجالی فتنہ سے ہزاروں نہیں لاکھوں مسلمان عیسائی بن چکے تھے اور دن بدن عیسائیت میں ترقی ہو رہی تھی اور دجالی جال وسیع ہوتا جا رہا تھا۔ کمزور ایمان مسلمان روپے پیسے کی خاطر اپنا ایمان بیچ دیتے اور خدائے واحد کی پرستش کی بجائے تثلیث کے عقیدہ کو قبول کر لیتے۔

خدا تعالیٰ نے مخبر صادق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ یہ پیشگوئی فرمائی تھی:۔

وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ
لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ
فِیْکُمْ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا
عَدْلًا فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ
وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے عنقریب تم میں ابن مریم نازل ہوں گے وہ حکم اور عدل ہونے کی حالت میں آئیں گے وہ صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے۔

گویا حضرت مہدی علیہ السلام کا ایک بڑا کام صلیبی عقیدہ کو پاش پاش کرنا اور خنزیر صفت لوگوں کو دلائل و براہین سے شکست دینا تھا۔ چونکہ آپ کی بعثت کا ایک بہت بڑا کام بگڑے ہوئے عیسائیوں کی اصلاح بھی تھا اس لئے آپ کو خدا تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن مریم اور مسیح کے لفظ سے یاد فرمایا۔ حضور علیہ السلام خود فرماتے ہیں ؎

چوں مرا نورے پئے قوم مسیحی دادہ اند
مصلحت را ابن مریم نام من بنہادہ اند

چونکہ مسیحی قوم کے لئے مجھے ایک خاص نور دیا گیا ہے' اس وجہ سے میرا نام ابن مریم رکھا گیا۔

حضور علیہ السلام مسیح موعود کے نام کی حکمت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس زمانہ کے مجدد کا نام مسیح موعود رکھنا اس مصلحت پر مبنی معلوم ہوتا ہے کہ اس مجدد کا عظیم الشان کام عیسائیت کا غلبہ توڑنا اور ان کے حملوں کو دفع کرنا اور ان کے فلسفہ کو جو مخالف قرآن ہے دلائل قویہ کے ساتھ توڑنا اور ان پر اسلام کی حجت پوری کرنا ہے کیونکہ سب سے بڑی آفت اس زمانہ میں اسلام کے لئے جو بغیر تائید الٰہی دور نہیں ہو سکتی عیسائیوں کے فلسفیانہ حملے اور مذہبی نکتہ چینیاں ہیں جن کے دور کرنے کے لئے ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی آوے۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۴۱)

اسی ضمن میں مزید فرماتے ہیں:۔

"اور حضرت عیسیٰؑ کے نام پر اس عاجز کے آنے کا سِر یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ نے اس عیسائی فتنہ کے وقت میں یہ فتنہ حضرت مسیح کو دکھایا یعنی ان کو آسمان پر اس فتنہ کی اطلاع دی کہ تیری قوم اور تیری اُمّت نے اس طوفان کو برپا کیا ہے۔ تب وہ اپنی قوم کی خرابی کو کمال فساد پر دیکھ کر نزول کیلئے بے قرار ہوا اور اس کی روح سخت جنبش میں آئی اور اس نے زمین پر اپنی ارادات کا ایک مظہر چاہا۔ تب خدا تعالیٰ نے اس وعدہ کے موافق جو کیا گیا تھا مسیح کی روحانیت اور اس کے جوش کو ایک جوہر قابل میں نازل کیا۔ سو اِن معنوں کر کے وہ آسمان سے اُترا۔ اُسی کے موافق جو ایلیا نبی یوحنا کے رنگ میں اُترا تھا۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام ص ۲۶۸-۲۶۹ حاشیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کاسرِ صلیب کی حیثیت سے عیسائیت پر کاری ضرب لگائی اور وہ عیسائی جو کل یہ دعویٰ کر رہے تھے کہ وہ ساری دنیا پر غالب آ جائیں گے حضرت مہدی علیہ السلام کی زبردست روحانی جنگ کی بناء پر اسلام کے آگے شکست تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے اور انہیں اپنے مذہب کے زوال کے آثار نظر آنے لگے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دلائل سے یہ ثابت فرمایا کہ عیسےٰ بن مریم انسان تھے اور دیگر انسانوں کی طرح اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ آپ نے عیسائیوں اور دیگر مذاہب کے پیروؤں کو اسلام کے مقابل پر اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرنے کی دعوت دی مگر کوئی بھی مقابل پر نہ آیا۔ فرماتے ہیں ؎

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے
صفِ دشمن کو کیا ہم نے بحجت پامال
سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

آپ نے یہ نصیحت فرمائی کہ عیسائی مذہب کا بطلان ثابت کرنے کے لئے حضرت مسیح علیہ السلام کی موت ثابت کرنا ضروری ہے چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"جب تم مسیح کا مُردوں میں داخل ہونا ثابت کر دو گے تو اس دن سمجھ لو کہ آج عیسائیت مذہب دنیا سے رخصت ہوا۔ یقیناً سمجھو کہ جب تک ان کا خدا فوت نہ ہو ان کا مذہب بھی فوت نہیں ہو سکتا اور دوسری تمام بحثیں ان کے ساتھ عبث ہیں۔ ان کے مذہب کا ایک ہی ستون ہے اور وہ یہ ہے کہ اب تک مسیح ابن مریم آسمان پر زندہ بیٹھا ہے۔ اس ستون کو پاش پاش کرو پھر نظر اٹھا کر دیکھو کہ عیسائی مذہب دنیا میں کہاں ہے۔ چونکہ خدائے تعالیٰ بھی چاہتا ہے کہ اس ستون کو ریزہ ریزہ کرے اور یورپ اور ایشیا میں توحید کی ہوا چلا وے اس لئے اُس نے مجھے بھیجا اور میرے پر اپنے خاص الہام سے ظاہر کیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے چنانچہ اس کا الہام یہ ہے کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے۔ چنانچہ اس کا الہام یہ ہے کہ مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے۔"

(ازالہ اوہام ص ۵۶۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو الوہیت کا مقام عیسائیوں نے تو دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا بھی عیسائیوں کے اس عقیدے کو تقویت دینے کا سبب بنے۔ چنانچہ انہوں نے یہ عقیدہ گھڑا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر ہیں اور آخری زمانہ میں مسلمانوں کی اصلاح کے لئے آئیں گے۔ اِس عقیدہ کی رُو سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں فرق آتا ہے کیونکہ جب جب خدا تعالیٰ کے اس مقدس رسولؐ سے آسمان پر چڑھنے کا معجزہ مانگا گیا تو آپؐ کو ارشاد ہوا قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"کُنتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا" وہ جو سب نبیوں کا سردار تھا اُس کو تو خدا نے زمین پر ہی رکھا پھر اور کون ہے جو آسمان پر جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ ایسا عقیدہ ترک کر دیں کیونکہ اگر کوئی آسمان پر جانے کے قابل تھا تو وہ صرف اور صرف ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ چنانچہ آپ حضورؐ کو زندہ نبی قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ عجیب ظلم ہے کہ جاہل اور نادان لوگ کہتے ہیں کہ عیسےٰؑ آسمان پہ زندہ ہے حالانکہ زندہ ہونے کے علامات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں پاتا ہوں۔ وہ خدا جس کو دنیا نہیں جانتی ہم نے اس خدا کو اس نبی کے ذریعہ دیکھ لیا اور وحی الٰہی کا دروازہ جو دوسری قوموں پر بند ہے ہمارے پر محض اس نبی کی برکت سے کھولا گیا اور وہ معجزات جو غیر قومیں صرف قصّوں اور کہانیوں کے طور پر بیان کرتی ہیں ہم نے اس نبیؐ کے ذریعہ سے وہ معجزات بھی دیکھ لئے اور ہم نے اس نبی کا وہ مرتبہ پایا جس کے آگے کوئی مرتبہ نہیں۔"

(چشمہ مسیحی صفحہ ۲۴)

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی قرار دیا اور مہدی اُسے کہتے ہیں جو دوسرے سے ہدایت لے۔ مہدی ہونے کی حیثیت سے آپ کا یہ کام تھا کہ آپ حضورؐ کے فیض کو حاصل کر کے آپؐ کے کامل بروز کی صورت میں مسلمانوں کی اصلاح کریں چنانچہ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"اور محمد مہدی ہونے کی حیثیت سے میرا کام یہ ہے کہ آسمانی نشانوں کے ساتھ خدائی توحید کو دنیا میں دوبارہ قائم کروں کیونکہ ہمارے سیّد و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے محض آسمانی نشان دکھلا کر خدائی عظمت اور طاقت اور قدرت عرب کے بُت پرستوں کے دلوں میں قائم کی تھی سو ایسا ہی مجھے روح القدس سے مدد دی گئی ہے۔"

(ضمیمہ رسالہ جہاد صفحہ ۷)

حضور علیہ السلام نے مہدی کی حیثیت سے اپنی بعثت کا مقصد یہ بیان فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی توحید اور حضورؐ کی عزت دنیا میں قائم ہو۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"میں حلفاً کہتا ہوں کہ میرے دل میں اصلی اور حقیقی جوش یہی ہے کہ تمام محامد اور مناقب ....

.... اور تمام صفاتِ جمیلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کر دوں میری تمام تر خوشی اسی میں ہے اور میری بعثت کی اصل غرض یہی ہے کہ خدا تعالےٰ کی توحید اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت دنیا میں قائم ہو۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ میری نسبت جس قدر تعریفی کلمات اور تمجیدی باتیں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں یہ بھی درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی طرف راجع ہیں اسلئے کہ میں آپؐ کا ہی غلام ہوں اور آپؐ ہی کے مشکوٰۃِ نبوّت سے نور حاصل کرنے والا ہوں اور مستقل طور پر ہمارا کچھ بھی نہیں۔ اسی سبب سے میرا یہ پختہ عقیدہ ہے کہ اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ دعویٰ کرے کہ میں مستقل طور پر بلا استفاضہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مامور ہوں اور خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتا ہوں تو وہ مردود اور مخذول ہے۔ خدا تعالیٰ کی ابدی مُہر لگ چکی ہے اس بات پر کہ کوئی شخص وصول الی اللہ کے دروازے سے نہیں آسکتا بجُز اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۸۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کو نہ صرف اپنی زندگی میں مضبوط بنیادوں پر قائم کیا بلکہ خدا تعالیٰ سے متضرعانہ دعاؤں کی بناء پر آپ کو اسلام کی فتح کی بشارتیں ملیں چنانچہ آپؑ اسلام کی فتح کی بشارت دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اُس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلّتیں قبول نہ کر لیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں نام اسلام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے اور ضرور تھا کہ وہ اس مہم عظیم کے روبراہ کرنے کے لئے ایک عظیم الشان کارخانہ جو ہر ایک پہلو سے مؤثر ہو اپنی طرف سے قائم کرتا۔ سو اس حکیم و قدیر نے اس عاجز کو اصلاحِ خلائق کے لئے بھیج کر ایسا ہی کیا۔"

(فتح اسلام صفحہ ۱۵-۱۸)

خلاصۂ کلام یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد اُس عظیم الشان اور اس کے لائے ہوئے دین یعنی اسلام کی عظمت اور شان کو ظاہر کرنا ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اپنی صفتِ ربوبیت کے مطابق تمام انسانوں میں سے کامل اور تمام انبیاء سے افضل بنایا اور جس کے دین کو آخری اور مکمل دین قرار دیا اس لئے آپ پر ایمان لانا نہایت ضروری ہے۔

آخر میں خاکسار حضور علیہ السلام کا ایک دردمندانہ پیغام درج کر کے اپنے مضمون کو ختم کرتا ہے شاید یہ ہدایت کے طالبوں کے لئے مشعلِ راہ ثابت ہو۔ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"میں ہر ایک مسلمان کی خدمت میں نصیحتاً کہتا ہوں کہ اسلام کے لئے جاگو کہ اسلام سخت فتنہ میں پڑا ہے۔ اس کی مدد کرو کہ اب یہ غریب ہے اور میں اسی لئے آیا ہوں اور مجھے خدا تعالیٰ نے علم قرآن بخشا ہے اور حقائق معارف اپنی کتاب کے میرے پر کھولے ہیں اور خوارق مجھے عطا کئے ہیں۔ سو میری طرف آؤ تا اس نعمت سے تم بھی حصہ پاؤ۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں۔ کیا ضرور نہ تھا کہ اس عظیم الفتن صدی کے سر پر جس کی کھلی کھلی آفات ہیں ایک مجدّد کھلے کھلے دعویٰ کے ساتھ آتا۔ سو عنقریب میرے کاموں کے ساتھ تم مجھے شناخت کرو گے۔ ہر ایک جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا اس وقت کے علماء کی ناسمجھی اس کی سدّ راہ ہوتی۔ آخر جب وہ پہچانا گیا تو اپنے کاموں سے پہچانا گیا کہ تلخ درخت شیریں پھل نہیں لا سکتا اور خدا غیر کو وہ برکتیں نہیں دیتا جو خاصوں کو دی جاتی ہیں۔ اے لوگو! اسلام نہایت ضعیف ہو گیا ہے اور اعداءِ دین کا چاروں طرف سے محاصرہ ہے اور تین ہزار سے زیادہ مجموعہ اعتراضات کا ہو گیا ہے۔ ایسے وقت میں ہمدردی سے اپنا ایمان دکھاؤ اور مردانِ خدا میں جگہ پاؤ۔ والسلام علیٰ مَنِ اتّبع الھدیٰ۔"

(برکات الدعا صفحہ ۳۶-۳۷)

چندہ تعمیر مساجد میں جنّت کی خوشخبری

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جماعت کی اس رنگ میں تربیت فرمائی کہ ہر خوشی اور غمی کے موقع پر تعمیر مساجد کے صدقہ جاریہ میں حصّہ لینے کا خیال مخلصین جماعت کو آجاتا ہے چنانچہ حال ہی میں ایک کارکن بھائی نے اپنے بزرگوں کو ثواب پہنچانے کے لئے کچھ رقم جمع کروائی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس نیک نیت کا اجر عظیم عطا فرمائے۔

دیگر مخلصین بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لیتے رہیں کہ اس میں حدیث نبویؐ کی رو سے جنّت کی بشارت ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست چندہ دہندگان برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۱۶ر فروری تا ۱۵ر اپریل ۱۹۷۷ء)

احباب کرام تمام عطیہ دہندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں برکتوں اور رحمتوں سے نوازے۔ دس روپے سے کم عطیہ دینے والے احباب کے نام شائع کئے جا رہے ہیں قارئین کرام ان عطیہ دہندگان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

لجنہ اماء اللہ	اسلام آباد	۱۱۱/- روپے
مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب	اوکاڑہ چھاؤنی	۲۰/- "
" عباس احمد صاحب	پنڈدادن خان	۲۰/- "
" سیکرٹری مال جماعت احمدیہ	ترگڑی	۱۴/- "
" چوہدری محمد ادریس صاحب	جارجیا (امریکہ)	۱۰۰/- "
" چوہدری مختار احمد صاحب سنوری	جھنگ شہر	۱۰/- "
" ڈاکٹر عبدالسلام صاحب	"	۱۴/- "
" چوہدری محمد اکمل صاحب	چک ۱۶۶ مراد	۱۰/- "
بچگان ملک عبدالمالک صاحب	دوالمیال	۳۰/- "
مکرم ملک بشیر احمد صاحب	"	۱۵/- "
" میجر رحمت علی صاحب کینیڈا	راولپنڈی	۵۰/- "
" خلیفہ عبدالمنان صاحب	"	۲۰/- "
" بشیر احمد صاحب ہاشمی	"	۱۰/- "
" کرنل محمود الحسن صاحب	"	۲۰۰/- "
محترمہ بیگم شمیم احمد صاحب	"	۳۰/- "
" مسز سعیدہ اصغر صاحبہ	"	۱۰/- "
مکرم انعام اللہ شیخ صاحب	"	۶۳/- "
" قریشی محمد عظیم صاحب	"	۳۰/- "
" عزیز اللہ خان صاحب	"	۱۰/- "
" خواجہ محمد عبداللہ صاحب	"	۱۱/- "
محترمہ منصورہ بیگم صاحبہ	"	۱۰/- "
" عقیلہ شکری صاحبہ	"	۵۰/- "
" ناہید فاطمہ صاحبہ	"	۱۰/- "
مکرم ملک یحییٰ صاحب	"	۲۵/- "
" محمد منصور عالم صاحب	"	۵۰/- "
محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ	"	۲۰/- "
" بیگم سلطان احمد صاحب چوہدری	"	۱۵/- "
مکرم میجر محمد اسلم صاحب	"	۵۰/- "
" شیخ نعیم احمد صاحب	"	۱۰/- "
" سیکرٹری مال دارالنصر شرقی ربوہ		۱۰/- "
لجنہ اماء اللہ	سانگلہ ہل	۲۷/- "
مکرم سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سیالکوٹ		۴۰/- "
" فضل کریم صاحب	شہر	۱۵/- "
" ڈاکٹر فضل احمد صاحب	"	۵۰/- "
" خواجہ محمد یعقوب صاحب	"	۲۰/- "
" خواجہ ظفر احمد صاحب	"	۱۰/- "
" چوہدری فضل کریم صاحب	"	۱۰/- "
لجنہ اماء اللہ شاہدرہ ٹاؤن		۱۰/- "
مکرم الحاج عبدالعظیم صاحب مرحوم از طرف اہلیہ صاحبہ	کراچی	۵۰۰/- "
مکرم منیر احمد خان صاحب	"	۲۰/- "
" نصیر احمد موسیٰ رضا صاحب	"	۵۰/- "

مکرم شیخ انوار رسول صاحب	کراچی	۱۲/- روپے
محترمہ حور النساء خانم صاحبہ	"	۱۱/- "
مکرم سید رشید طارق صاحب	"	۱۰/- "
محترمہ مسز الیس قاضی صاحب	"	۳۰/- "
" ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ راجہ بشیر احمد صاحب مظفر	کراچی	۲۵/- "
مکرم سید تاثیر مجتبیٰ صاحب	کراچی	۳۰/- "
محترمہ عابدہ پروین صاحبہ اہلیہ چوہدری رشید احمد صاحب	جاوید فیڈرل ایریا کراچی	۵۰/- "
مکرم سلطان احمد صاحب طاہر	"	۳۰/- "
" چوہدری شفیق احمد صاحب	"	۲۰/- "
لجنہ اماء اللہ	"	۴۴/۵۰ "
محترمہ عطیۃ الرحمن صاحبہ	"	۵۰/- "
مکرم لفٹیننٹ کرنل دلدار احمد صاحب	"	۱۰/- "
محترمہ بیگم صاحبہ سلطان احمد صاحب طاہر	"	۱۰/- "
مکرم آفتاب احمد خان صاحب	کراچی	۳۰۰/- "
" سید احمد نواز صاحب	"	۱۰/- "
" سید منصور احمد صاحب	"	۲۰/- "
" محمد شفیع خان صاحب نجیب آبادی	کراچی	۱۱/- "
" ناصر احمد خان صاحب شفیع	"	۱۱/- "
" ڈاکٹر احسان الحق صاحب	"	۲۰/- "
" صدر صاحب جماعت احمدیہ	کوٹ فتح خان	۱۰/- "
" سیکرٹری مال جماعت احمدیہ	کھاریاں	۵۸۹/۵۰ "
محترمہ صدر لجنہ اماء اللہ	لاہور	۱۱۴/۴۰ "
لجنہ اماء اللہ	لائلپور	۱۰/- "
مکرم میاں غلام رسول صاحب	میرک ضلع ساہیوال	۲۰/- "
لجنہ اماء اللہ	نور نگر فارم	۷۰/- "
مکرم رانا ناصر احمد صاحب	کراچی	۱۴/- "

مرکزی امتحانات خدام الاحمدیہ کے سوالیہ پرچے بھجوا دیئے گئے

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام خدام کے مرکزی امتحانات ۲۰ر جون اور ۲۵ر جون کو منعقد ہوں گے انشاء اللہ العزیز۔ جملہ مجالس کو سوالیہ پرچے بذریعہ ڈاک بھجوا دیئے گئے ہیں۔ قائدین خدام الاحمدیہ بروقت امتحانات لے کر تمام خدام کو شامل فرمائیں۔ اگر سوالیہ پرچے خدام کی تعداد سے کم ہوں تو دیگر خدام سے سفید کاغذات پر پرچے حل کروا لئے جائیں۔ امتحانات کے بعد حل شدہ پرچے مرکز میں ارسال فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

لیڈر بقیہ صفحہ (۲)

خدا اس شخص کے گناہ جو اس کی محبت میں اپنے تئیں قائم کرتا ہے دبائے رکھے اور بشریت کی جڑیں ننگی نہ ہونے دے بلکہ الوہیت کی چادر میں لے کر اپنی قدوسیت میں سے حصہ دے یا اگر کوئی جڑ گناہ کے ظہور سے ننگی ہو گئی ہو پھر اس کو ڈھانک دے اور اس کی بد ننگی کے بد اثر سے بچائے۔ سو چونکہ خدا مبدء فیض ہے اور اس کا نور ہر ایک تاریکی کے دور کرنے کے لئے ہر وقت طیار ہے اس لئے پاک زندگی حاصل کرنے کے لئے یہی طریق مستقیم ہے کہ ہم اس خوفناک حالت سے ڈر کر اس چشمہ طہارت کی طرف دونوں ہاتھ پھیلائیں تا وہ چشمہ زور سے ہماری طرف حرکت کرے اور تمام گند کو یکدفعہ لے جائے۔ خدا کو راضی کرنے والی اس سے زیادہ کوئی قربانی نہیں کہ ہم درحقیقت اس کی راہ میں موت کو قبول کر کے اپنا وجود اس کے آگے رکھ دیں۔"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب، صفحہ ۲۶-۲۷)

الغرض پاک زندگی حاصل کرنے اور اس میں دوام اختیار کرنے میں استغفار کو بنیادی اہمیت حاصل ہے اور یہی وہ طریق مستقیم ہے جس سے انسان ہر قسم کے سابقہ قصوروں اور ان کے بُرے اثرات سے چھٹکارا حاصل کر کے آئندہ بشری کمزوری کے نتیجہ میں کسی کمزوری یا کوتاہی کے امکان سے بکلی محفوظ ہو سکتا ہے اور مقربین الٰہی میں شمولیت کا شرف اسے مل سکتا ہے۔ اس سے صاف عیاں ہے کہ ایمان اور اس کے دائمی ثمرات سے مستفیض ہونے کے لئے دائمی استغفار ضروری ہے۔ اس سے غافل ہونا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے اور اس میں دوام اختیار کرنا اصل راہِ نجات ہے۔

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے والد محترم عبدالکریم صاحب ممبر ہیڈ سرگودھا کو آجکل ایک جائیداد کا معاملہ درپیش ہے جس کا فیصلہ عنقریب ہونے والا ہے۔ احباب جماعت سے کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(نفر قیاس متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

(۲) میرا بچہ عزیز حافظ مبارک علی آف چنیوٹ بعارضہ شدید نزلہ و زکام وغیرہ بیمار ہے اس کی کامل و عاجل شفا کے لئے قارئین الفضل سے درخواست دعا ہے۔

(ابو المبارک احمد علی خان احمد۔ چک ۱۶۸ مراد ضلع بہاولنگر)

(۳) بندہ عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین

(محمد صدیق خان ریلوے کالونی۔ دھوبی گھاٹ۔ لاہور)

دانتوں کی حفاظت کا رسالہ

۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیے!

کیور یٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)

ربوہ۔ فون ۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے در پر جانے کی ضرورت ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۷ر جنوری ۱۹۷۷ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"وقفِ جدید کا سارا کام چلانے کے لئے پیسے کی بھی ضرورت ہے تاہم پیسے کی اہمیت سب سے آخر میں ہے اصل تو وہ دل ہے جس کے اندر خدا تعالیٰ کا پیار اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت شعلہ زن ہے۔ کئی دفعہ غیر پوچھتے ہیں کہ آپ کو اتنے پیسے کہاں سے آجاتے ہیں؟ مَیں ان کو جواب دیا کرتا ہوں کہ ہماری دولت سکّہ اور روپیہ وغیرہ نہیں ہیں ہماری دولت تو وہ دل ہیں۔ وہ مخلص دل جو منوّر سینوں کے اندر دھڑک رہے ہیں۔ پھر کسی اور جگہ جانے کی ضرورت نہیں۔ خدا کے در پر جانے کی ضرورت ہے۔ ہمارے لئے ایک ہی در ہے۔ خدا کرے کہ یہ منوّر سینے ہمیشہ جماعت کے اندر رہیں اور ان میں دھڑکنے والے دل ہمیشہ ہی مخلص اور ایثار پیشہ بنے رہیں۔

غرض وقفِ جدید کے بجٹ میں بڑی تھوڑی رقم ہوتی ہے جماعت یہ کوشش کرے کہ ان کی ضرورت پوری ہو تا کہ جو جماعت کی ضرورت ہے وہ پوری ہو اور ضرورت کے احساس اور ذمّہ داریوں کے فقدان کے نتیجہ میں جو خرابی پیدا ہو سکتی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بچائے اور محفوظ رکھے۔"

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

اعلانِ نکاح

خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ رخشندہ نورین کا نکاح ہمراہ مکرم محمد اشفاق بٹ صاحب ابن مکرم محمد حسین صاحب بٹ مرحوم مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر محترم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع راولپنڈی نے مورخہ ۲۰ر مئی بروز جمعۃ المبارک قبل از نماز جمعہ پڑھا۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے باعثِ مسرّت اور بابرکت بنائے۔ (ناصر احمد۔ قدیم کالونی۔ آریہ محلہ راولپنڈی)

ضروری اعلان برائے لجنات

(۱) تمام ممبراتِ لجنہ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ لجنہ اماء اللہ کے تینوں معیاروں کا امتحان ۱۲ر جون بروز اتوار منعقد ہوگا، انشاء اللہ۔ ربوہ کی تمام ممبرات اپنے اپنے محلہ میں صدر صاحبہ محلہ کی نگرانی میں امتحان دیں گی اور بیرون از ربوہ بھی اسی تاریخ کو امتحان لیا جائے اور پرچہ جات مرکز میں ارسال کئے جائیں۔

(۲) معیار اوّل میں شامل کتاب "آئینہ کمالاتِ اسلام" ہے اس کا اُردو کا نصف حصہ امتحان کے لئے مقرر ہے۔ بڑے سائز کی کتاب کے پہلے ۱۸۰ صفحات تک مطالعہ کیا جائے۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

شکریہ احباب

میرے والد محترم ماسٹر عبدالکریم صاحب رازی کی وفات پر بہت سے عزیزوں اور دوستوں نے تعزیت کے خطوط اور ٹیلیگرام پاکستان اور بیرون پاکستان سے ارسال کئے ہیں بذریعہ الفضل ان تمام عزیزوں اور دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو کہ میرے غم میں شریک ہو کر میرے لئے تسکین کا موجب بنے۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو اپنے فضل اور رحمت سے نوازے۔

احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب محترم کو اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے اور ہمیں آپ کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

عبدالرشید رازی
مبلغ انچارج فجی

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کی المناک رحلت پر

جماعتِ احمدیہ انگلستان کا تعزیتی پیغام

مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد فضل لندن نے بذریعہ تار مندرجہ ذیل تعزیتی پیغام ارسال فرمایا ہے:۔

لندن ۲۳ر مئی۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی المناک وفات کی اطلاع موصول ہو کر دلی افسوس اور صدمہ کا باعث ہوئی۔ جماعتِ احمدیہ انگلستان کے تمام افراد، مبلّغینِ سلسلہ اور خاکسار دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا کی رُوح پر اپنے فضلوں کی بارش نازل فرمائے اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(امام بشیر احمد رفیق)

دُعائے مغفرت

میری والدہ ماجدہ اُمِّ مبارک محترمہ غلام فاطمہ میر اہلیہ میر محمد ابراہیم صاحب مرحوم سابق پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ پسرور ضلع سیالکوٹ مورخہ ۲۰ر مئی ۱۹۷۷ء بروز جمعہ بعمر قریباً ۷۵ سال وفات پا گئیں، اناللہ وانا الیہ راجعون۔ پسرور میں محترم مولوی عبدالرحیم صاحب عارف نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں مقامی احباب کے علاوہ سیالکوٹ، چونڈہ، کلاسوالہ، نوشہرہ ککے زئیاں اور تلونڈی عنایت خان کے احباب نے بھی شرکت فرمائی۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے اسی روز تابوت ربوہ لے جایا گیا۔ مرکزِ سلسلہ میں نماز جنازہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کی اقتداء میں ادا کی گئی جس میں علمائے سلسلہ و بہت سے دیگر احبابِ جماعت نے شمولیت فرمائی۔ مرحومہ کی بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کرائی۔

والدہ مرحومہ دعا گو، پابند صوم وصلوٰۃ اور جملہ اولاد کو دین کا خادم بنانے کے لئے ہر وقت کوشاں رہیں۔ اپنے پیچھے ۲ بیٹے اور پانچ بیٹیاں جو کہ سب شادی شدہ ہیں اور بیس سے زائد نواسے نواسیاں اور پوتے پوتیاں چھوڑے ہیں۔ احباب سے والدہ مرحومہ کی بلندیٔ درجات اور پسماندگان کے لئے صبرِ جمیل کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

خاکسار میر مبشر احمد طاہر
نائب ناظم مجالس انصار اللہ ضلع سیالکوٹ

درخواستہائے دُعا

۱۔ ہیڈ مسٹریس صاحبہ نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ ۲ سال سے بیمار ہیں اب طبیعت زیادہ خراب ہو گئی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت و تندرستی عطا فرمائے۔

(امۃ النصیر قائمقام ہیڈ مسٹریس)

۲۔ مکرم چوہدری بوٹے خان صاحب جو کہ مکرم چوہدری کرامت احمد خاں صاحب کے خسر ہیں ربوہ میں بہت بیمار ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔ احبابِ جماعت ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

۳۔ خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ مجیدہ بیگم زوجہ چوہدری مقصود احمد صاحب ورک نمبردار موضع قیام پور ضلع گوجرانوالہ عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت سے صحتِ کاملہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(ارشاد احمد ورک ایڈووکیٹ
سنت نگر لاہور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ